پرانے نوٹوں کے بدلے نئے نوٹ خریدنا کیسا؟

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:kan-15460 تاریخ:10-12-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں کرنسی کے لین دین کا کاروبار کرتا ہوں۔ کاروبار کا طریقہ یہ ہے کہ نئے نوٹ خرید لیتا ہوں اور پھر پرانے نوٹوں کے بدلے زیادہ قیمت پر بیچ دیتا ہوں اور یہ خرید و فروخت ہاتھوں ہاتھ ہوتی ہے، اس میں ادھار نہیں ہوتا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا یہ خرید و فروخت جائز ہے؟ یہ سود کے زمرے میں تو نہیں آتی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کا نئے نوٹ خرید کر انہیں پرانے نوٹوں کے بدلے زیادہ قیمت پر نقد بیچ دینا جائز ہے، یہ بیچنا اسی مُلک کی کرنسی سے ہو یا دوسرے ملک کی کرنسی سے، البتہ ادھار خرید و فروخت جائز نہیں۔

تفصیل یہ ہے کہ کرنسی نوٹ ایک مُلک کے ہوں تو بلاشبہ ایک ہی جنس ہیں اور اگر جدا جدا ملک کے ہوں تب بھی ایک ہی جنس ہونے کا قول ہمارے نزدیک معتمد ہے، جیسا کہ بہت سے معتمد فقہائے کرام بلکہ ہند مبارکپور اشرفیہ کی مجلس شرعی اور مجلس شرعی بریلی شریف کا

طے شدہ فیصلہ بھی یہی ہے، لہذا مطلقا کرنسی نوٹ چاہے ایک ملک کے ہوں یا جدا جدا، ایک ہی جنس ہوتے ہیں۔ نیز کرنسی نوٹ قدری چیز نہیں یعنی اسے ناپا یا تولا نہیں جاتا کہ مکیلی یا موزونی ہو بلکہ عددی یعنی گن کر دی جانے والی چیز ہے اور **قاعدہ شرعیہ** ہے کہ خرید و فروخت میں دو چیزوں کے مابین سود کی علت ان میں قدر و جنس کا پایا جانا ہے، قدر سے مراد مکیلی یا موزونی ہونا ہے۔ اگر قدر و جنس دونوں پائی جائیں تو کمی بیشی اور ادھار دونوں حرام ہوتے ہیں اور اگر قدر و جنس میں سے ایک چیز پائی جائے، جبکہ دوسری موجود نہ ہو، تو کمی بیشی جائز اور ادھار حرام ہوتا ہے اور اگر دونوں چیزیں نہ پائی جائیں تو کمی بیشی بھی جائز ہے اور ادھار بھی جائز ہے، لہذا کرنسی نوٹ کی کرنسی نوٹ سے کمی بیشی کے ساتھ نقد خرید و فروخت جائز ہے، جبکہ ادھار جائز نہیں۔ **آپ نقد ہی سودا کرتے ہیں ادھار نہیں کرتے اس لیے شرعا جائز ہے، کوئی حرج نہیں۔**

ہدایہ میں ہے: ”یجوز بیع الفلس بالفلسین بأعیانهما“ یعنی ایک معین سکے کی بیع دو معین سکوں کے ساتھ جائز ہے۔

(الھدایہ، جلد2، الجز الثالث، صفحہ63، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

اسی میں ہے: ”إذا وجد أحدهما وعدم الآخر حل التفاضل وحرم النساء مثل أن يسلم هرويا في هروي أو حنطة في شعير“ یعنی جب سود کی دونوں علتوں (قدر و جنس) میں سے ایک پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے، تو زیادتی جائز ہے اور ادھار حرام ہے، جیسے ہرات کے بنے ہوئے کپڑے ہرات ہی کے کپڑے کے بدلے بیچنا یا گندم کو جَو کے بدلے بیچنا۔ **(ایضاً، ص62)**

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”فاقول:

اولا نص علماؤنا قاطبة ان علة حرمة الربا القدر المعهود بكيل اووزن مع الجنس فان وجدا حرم الفضل والنسأ وان عدما حلا وان وجدا احدهما حل الفضل وحرم النسأ وهذه قاعدة غير منخرمة وعليها تدور جميع فروع الباب فاقول: (تو میں کہتا ہوں) اولاً ہمارے جمیع علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے تصریح فرمائی کہ حرمت ربا کی علت وہ خاص اندازہ یعنی ناپ یا تول ہے۔ اتحاد جنس کے ساتھ، تو اگر قدر و جنس دونوں پائی جائیں، تو بیشی اور ادھار دونوں حرام ہیں اور اگر وہ دونوں نہ پائی جائیں، تو حلال ہیں اور اگر دونوں میں سے ایک پائی جائے، تو بیشی حلال اور ادھار حرام ہے اور یہ ایک عام قاعدہ ہے جو کہیں منتقض نہیں اور بابِ ربا کے جمیع مسائل اسی پر دائر ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ446، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر نوٹ میں قدَر نہ ہونے بلکہ عددی ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں: "اتحاد جنس سے تو تفاضل حرام نہیں ہو جاتا، اتحاد قدر بھی تو لازم ہے، نوٹ سرے سے قدر ہی نہیں رکھتا کہ نہ مکیل ہے، نہ موزون، بلکہ معدود ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ527، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

مجلس شرعی بریلی کے فقہی سیمینار کے فیصلے میں ہے: "ممالک مختلفہ کے کرنسی نوٹ اگرچہ مختلف ناموں سے موسوم ہوں نوعِ واحد ہیں کہ ان سب کی اصل کاغذ ہے اور اغراض و مقاصد بھی متحد ہیں یعنی قوت خرید، اگرچہ کرنسی نوٹ مالیت میں مختلف ہیں اور یہ اختلاف تقویم کی قلت و کثرت کا ہے، نہ کہ نوع کا، یہ ایک ملک کے مختلف المالیۃ کرنسی نوٹ کی طرح ہیں۔"

(مجلس شرعی بریلی کا پانچواں فقہی سیمینار)

مجلس شرعی اشرفیہ مبارک پور کے فیصلہ میں ہے:"دو ملکوں کی کرنسیاں اپنی حقیقت کے لحاظ سے ایک کاغذ کا ٹکڑا ہیں اور مقصود کے لحاظ سے دونوں ہی ثمن اصطلاحی ہیں، اس لیے دونوں کی جنس ایک ہے۔" (چوتھا فقھی سیمینار، مجلس شرعی مبارکپور، 30 مئی 2004)

اسی میں کرنسی نوٹ کی کرنسی نوٹ سے کمی بیشی کے ساتھ نقد خرید و فروخت جائز، جبکہ ادھار ناجائز ہونے سے متعلق ہے:"دو ملکوں یا ایک ہی ملک کی کرنسیوں کی باہم خرید و فروخت صرف نقد جائز ہے گو کہ کمی بیشی کے ساتھ ہو اور اگر کسی طرف ادھار ہو تو ناجائز ہے کہ یہ جنس کے بدلہ جنس کی ادھار بیع ہے جو ایک طرح کا سود (ربا النسیئہ) ہے۔" (ایضاً)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــه

مفتی فضیل رضا عطاری

24 ربیع الآخر 1442ھ/10 دسمبر 2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے